

مطبوعات

موجہ باری تعالیٰ
مولفہ: ڈاکٹر علیک غلام مرتفعی - مدینہ منورہ - ناشر: مکتبہ قرآنیات، ۲۱، علی بلاک،
 نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔ ملینے کا پتہ: ملک سنز و تاجران کتب۔ ۱۔ ڈی، مکہ کالونی،
 گلبرگ ۳۳، لاہور۔ خوبصورت طباعت و جلو۔ صفحات: ۹۷۳۔ قیمت درج نہیں۔
 عقاید اور توحید پر جو کتابیں شائع ہوتی میں با تروہ بہت عالمانہ ہوتی ہیں یا ایک بنی ہوئی سادہ مسی دیگر کے
 مطابق ضروری باقیں بیان کردی جاتی ہیں۔

یہ کتاب ان دونوں قسموں سے الگ فٹکر ہے اور جدید علوم سے متاثر نہ جوانوں کے لیے خوبصورت زبان
 میں نہایت موثر استدلال کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ پھر اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کا طرزِ انداز
 فرقہ وارانہ نہیں ہے بلکہ گروہ کی خاص اصطلاحات کی نمائش، بلکہ دوسرے گروہ کی مخالفت کا
 انداز۔

مزید دلکش بات یہ ہے کہ جہاں جہاں ضرورت پیش آئی ہے، وہاں جدید علوم فلسفہ و سائنس سے
 استفادہ کر کے ایسے متداول مباحثت ساختے گئے ہیں، جن کو جانش کے بعد قرآن کے بعض اشارات
 یا آیات کی مزید توضیح ہو جاتی ہے۔ مگر ڈاکٹر علیک غلام مرتفعی صاحب نے عام مولویانہ و مناظر ان طرز پر
 جدید معلومات کا سطحی استعمال نہیں کیا ہے، نیز مغضن کہیں کہیں سے جمع کردہ اقتباسات کو خاص خاص
 موقوع پر فیض نہیں کر دیا ہے، بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی علم یا بحث یا اس کا متعلقہ پہلوانوں نے
 خود پڑھا ہے اور پھر اس سے استفادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہیں بھی قرآن کو فلسفہ و سائنس کا تابع نہیں
 بنایا۔

کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ پ ۹۷۳ ابواب اور کئی فصولوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس سے مباحثت الگ

اللگ نظر گئے ہیں۔ ڈاکٹر ملک صاحب نے آیات و احادیث کو بہت خوبی سے شامل استدلال کیا ہے۔ درست حوالے ہیں اور خوب صورت ہیں۔ لہا اوقات ترینے خاص خاص معروف مفسرین و مفسرین کے ہاں سے یہ گئے ہیں۔ پھر انہوں نے بڑی وسیع و عمیق نظر سے قرآن کو دیکھا ہے۔ مثلاً ص ۱۲۹ سے ۱۳۸ تک قرآن کی آیاتِ النفس و آفاق کا خلاصہ مفہوم آیات کے حوالوں کے ساتھ جس خوبی سے بیان ہوا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ باقی ساری بخشوں کو تو میں یہاں غرض نہیں کر سکتا۔

کتاب ہاختھ آتے ہی ذوق و شوق سے جلد پڑھی اور دورانِ مطالعہ زیادہ یہ سوال ہیرے ذہن میں اُبھرا کر کہ یہ شخص خدا کی توحید کو بیان کرتے ہوئے خدا کی حاکمیت کو بھی بیان کرتا ہے یا نہیں؟ یہاں تک میں نے ص ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵ کا عنوان تھا، «اللہ اَللّٰهُ اَللّٰهُ» کا مطلب۔ میں تے خیال کیا کہ اگر اصل معنی توحید ملے گا تو یہاں، ورنہ کتاب تاقص رہے گی۔

«لَا معبود الا اللہ» کی تشریح میں لکھا کہ "اللہ" کے معنی میں سے ایک معنی معمود کے میں اور یہی اس کے بنیادی معنی ہیں۔ (ص ۲۰۶)۔ پھر امام ابن تیمیہ کے حوالے سے بتا یا کہ کلمہ رب عبادت میں دو مفہوم شامل ہیں: ۱۔ انتہاد رجھے کی محبت۔ ۲۔ انتہاد رجھے کی اطاعت (ص ۲۰۷)۔ پھر آگے لکھا کہ "جنس محبت میں اور جنس اطاعت میں بھی کسی کو اسرار تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ملھا یا جائے۔" (ص ۲۰۹) پھر بامت پور طرح کھوں دی گئی۔ "نواقعن الشہادتی" کے عنوان سے ان ہموروں کا ذکر ہوا جو توحید کے نقیض اور شرک یا لکھ کو مستلزم ہیں۔ وہ یہ ہیں:

- ۱۔ غیر ارشد پر اعتماد و بھروسہ۔ ۲۔ مظلوم غیر ارشد کے لیے عمل۔ ۳۔ غیر ارشد کی اطاعت۔
 - ۴۔ غیر ارشد کو حاکمیت یا قانون سازی کا حق دے دینا۔ ۵۔ غیر شرعی و غیر اسلامی نظام پر منامندی۔
- (آگے چنان عنوان ہیں)۔

اس حصے کو پڑھ کر اطمینان ہو اکمل صاحب کے تصویر توحید میں کوئی کمی یا رخصت نہیں ہے۔ یہ کتاب ہر صاحبِ ذوق کو پڑھنی چاہیے اور دوسروں کو پڑھانی چاہیے اور لا یہر بریلوں میں موجود ہوٹی چاہیے۔ بلکہ دینی مدارس اور کالجوں میں یہ کتاب بعض مصنایں کے تحت اضافی نظام پر منامندی منظور کی جانی چاہیے۔

الیفناح القرآن از جناب صیاد الدین اصلاحی (دار المصنفین اعظم کلڈھ) - ناشر: یونیورسٹی پرنسپل بکس ہائی پوسٹ ان ادب منزل، فرشت فلور، اردو بازار، کماجی - لامہور میں ملٹے کا پتہ: جہاں تک یہ کب تلویہ اردو بازار لاہور قیمت مجلد مع ستر ہے ڈائی ساٹھ روپے۔

یا اچھی علمی کتاب ہے۔ شروع میں قرآن کے بعض اسالیب اور طرزِ تخطیب پر گفتگو ہے۔ قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مستشرقین کے اعتراضات پر بحث ہے۔ سورہ فاتحہ پر گفتگو ہے۔ چند آیات پر خاص طور سے تفصیلی اظہار خیال کیا ہے۔ آیت صیام اور اصحاب الاعراف، تفسیر ابن کثیر اور عکیلیں فی اصول التاویل پر کلام کیا گیا ہے۔

تفسیری اور فقہی طرز کے بہت سے مباحثت ایسے ہیں کہ زمان سب کو ہیاں بیان کیا جاسکتا ہے اور زمان کے اچھے اور کمروں پہلوؤں پر کوئی واضح رائے دی جاسکتی ہے۔ بحیثیت مجموعی اسے مفید ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔

حقیقتون کے چراغ از قلم شیخ الدین طہور جعفری - ناشر: نیرنگ خیال پبلیکیشنز، پاکیم، لے ہاؤس، یاقوت روڈ، لاولپنڈی - مجلد مع رنگین گرد پوش، پونے دو صفحات۔ قیمت پچاس روپے ۱۹ کھانیوں کا یہ مجموعہ ہمیں بہت پسند آیا۔ ایک تو ساری کہانیاں پلاٹ اور بیان کی فتنی پیش گیوں کے اس طرح خالی ہیں کہ وہ سچی کہانیاں معلوم ہوتی ہیں۔ اور جدید تر اسرار افسانوں سے تیادہ توجہ کو کھینچتی ہیں۔ پلاٹ بالکل اُس صورت میں ہیں جس صورت میں تذریگی میں سما جی واقعات ہوتے ہیں۔ اور کردار بھی ایسے کہ جیسے آپ کو دیہات اور شہر میں چلتے چھرتے دھائی دیتے ہیں۔ ایسا ہیں معلوم ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کا مٹھونسا ہوا مکالمہ دھرا رہے ہیں۔ بلکہ یوں لکھتا ہے کہ یہ کہ دار خود ہی سوچتے، محسوس کرتے اور اپس میں گرم سر دباتیں کرتے ہیں۔ مرد، عورتیں، بڑھتے، بچے، سب!

یہ کہانیاں غیر و شرکے معورہ جہاں گیر میں صریحاً اپنا بہت اچھا پارٹ ادا کرتی ہیں۔ یعنی ان میں خیر شر کے ایسے نتائج و اثرات سائنسے آتے ہیں کہ قاری غیر کو خیر اور شر کو شر سمجھنے لگتا ہے اور اس کے اندر صلح کے محبت اور غلط کے لیے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ افسانے اپنے اندر وہ اخلاقی روح رکھتے ہیں جو نیکی کو بدی کے مقابلے میں فاتح یا کم سے کم معورہ آراء دکھانا چاہتی ہے۔

رسیس الدین طہور جعفر می کی اگر ابتداء ہے تو نجانے انتہا کیا ہو گی۔ مگر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سریز م اور علامتی افسانہ نگاری کے جدید فتنوں سے بچائے، کیونکہ یہ اگر اس طرف کو بڑھ دے تو معاشرے کے عام لوگوں، مردوں، عورتوں اور بچوں کے پاس پڑھنے کے لیے کیا رہ جائے گا؟

نیسم حجازی ترتیب و تدوین : ڈاکٹر تصدق حسین راجا - ناشر : قومی کتب خانہ - ۱۴ فروری
(ایک مطلاع) پور روڈ، لاہور - ناول سائز کے تقریباً پانچ صفحات، مع رنگین گردپوش -
قیمت : ساٹھ روپے -

نیسم حجازی سے میرا ذہنی تعلق ہبہت قربی ہے اور ملقاتیں بھی متعدد بار ہوئیں۔ ایک سید حساساً سپاہی مذاج مسلمان ہے جس کی ادبیاتہ شان اس کی شخصیت کے بیم بیکاران کی سطح پر نہیں دکھاتی دیتی۔ فدائگاری میں ہے۔

یہ کتاب میرے پاس تبصرہ کے لیے نہیں آئی۔ لیکن جیسا کہ دو چار سطہ یہ لکھ دوں۔ نیسم حجازی کی ذات اس بیے ادبی دنیا میں بے حد اہم ہے کہ اس نے ترقی پسندوں اور غرب کے مروعہ کن ادبی نظریات کے علمبرداروں کو ایسی بُری شکست دی ہے کہ جس کی وجہ سے سزادہ کے طور پر دنیا کے ادب کے فطحائیت پسند اکابر نے سرے سے نیسم حجازی کے نام کو اپنے ہاں لگ کر دیا۔ ناوس کی کتابوں پر یوں ہوتے ہیں، ناوس کے اسلوب اور زبان و فن پر بخشش ہوتی ہیں۔ اس طرح ادھر کے لوگوں نے سمجھ لیا کہ گویا نیسم حجازی کہیں ہے، ہی نہیں۔ ادھر یہ عالم کیے بعد دیگرے ناول شائع ہوتے ہیں۔ اور تیزی سے فروخت ہوتے ہیں۔ کئی کمی ایڈیشن شائع ہوتے ہیں اور فتح اور مددوں اور ملاظموں اور لکھیوں کی ایک کثیر تعداد متأثر ہوتی ہے۔ ان ناولوں سے اسلامی جذبات کی آبیاری ہو رہی ہے۔ ان کے ذریعے تاریخ کے ابواب سامنے آ کر اپنے اسیاق پہنچا رہے ہیں۔ نیسم صاحب نے تاریخی واقعات کی بڑی تحقیق کی ہے اور انہیں منع نہیں کیا، بہترین عام فہم اور پڑا شہزادیان استعمال کیا ہے۔ مناظر کی تشكیل اور واقعات کے اندر بھروسے چھوٹے چھوٹے خلات لکھ کر کے ان میں پہکا سا پاکیزہ رہوان شامل کر دنیا نیسم صاحب کا کمال ہے۔

زیر نظر کتاب میں ان کی شخصیت اور ان کی سوانح، ان کے گھر کے احوال، ان کے کام کرنے کے طبقے غرض ہر ضروری پہلو پر بہت اچھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

نیکم جائزی صاحب مطمئن رہیں کہ جو لوگ احسان دالش اور ماہر القادری اور حفیظ جاندھری اور ایم۔ اسلام جیسی بڑی بڑی شخصیتوں کو گم کرنے میں ناکام رہے ہیں، ایسے ہی ان کے بارے میں ان کی ناکامی ظاہر ہے۔

آپا حمیدہ بیگم (مرحومہ) مرتبہ: پروفیسر فرمودا احمد۔ ناشر: حملہ پبلیکیشنز، فضل الہی مارکیٹ
۳/۱۲/۱۹۷۰ء بازار، لاہور۔ قیمت مجلہ مع گرد پوش ۲۵/- روپے۔
اس سے پہلے ایک کتاب محترمہ حمیدہ بیگم کی شخصیت کے متعلق "وصاف حمیدہ" کے نام سے ان صفحات میں متفارف کرائی جا چکی ہے۔

اب یہ دوسری کتاب کپوٹر پر ملٹنگ کی چادر اور ڈھنڈے حاضر ہے۔ بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ آپا حمیدہ بیگم (مرحومہ) انسانیت کا ایک خوش آئندہ پیکر اور دعوتِ اسلامی کی علمبردار اور فریب آئنے والی خواتین میں اور اڑکبیوں اور بچوں کی بہترین تربیت کا درجیں۔

اس کتاب میں یہی کچھ پیش کیا گیا ہے، تکہ بہترین حنونات، اچھی معلومات اور سُنّت ترتیب کے ساتھ یہ کتاب کسی ایک فرد نے تمیں لکھ دیا، بلکہ یہ مجھے ہے ان معلوماتی اور تاثراتی مضایں کا جن کے لکھنے والوں میں محترمی میاں طفیل ہم صاحب سے کہ طاہر قریشی تک، پروفیسر قروش احمد سے لے کہ اسلام سیاںکوٹی تک، نیز پانو سے لے کہ زیریں کا خیلت تک، ملک نصر اللہ خان سے لے کہ سلمی یا سید نجیبی تک اور سید اسعاد گیلانی سے کہ ڈاکٹر نبیہ حسن تک بہت سے حضرات و خاتین شامل ہیں۔ (سامیٰ تعداد غرض نہیں کی جاسکی)۔ اس طرح گویا مختلف کیروں نے مختلف زادیوں سے ایک پیکر ایمان و اخلاق اور ایک مجسمہ اخلاقی و عمل کی جو تصویریں لی ہیں، وہ یکجا پیش کر دی گئی ہیں۔

سرماہی "ادبیات" ہادارت سید نبیہ حضرتی، بٹگل افی پروفیسر پیشان تھیک، بہ اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان، مکان نمبر ۱۲، گلی نمبر ۳۳۔ الیف یہا۔ اسلام آباد۔ ضمانت فی شمارہ (سرماہی جنوری تا مارچ ۱۹۸۸ء) ۱۳ صفحات ادیزہ آرٹ کارڈ کاٹ دیتا دار سورق۔ قیمت فی شمارہ ۱۵/-۔ سالانہ ۶۰/- روپے یہ جریدہ اپنی شکل و صورت اور اپنے مندرجات کے لحاظ سے بھی اور نظام ادارت کے پہلو سے بھی

بہت اُمید افزائے ہے۔ تہجان القرآن کے تبصرہ نگار کی مجموعہ یاں میں کتابیات پر فصیل سے گفتگو نہیں ہو سکتی اور ایک لکھنے والے کی نظم و نثر کی پیغام پر انہاڑتا تر ممکن نہیں ہوتا۔ منصریہ کہ بہت سے معروف لکھنے والوں کے سامنے لوگ بھی ہیں، نظم و نثر کی تحریریں بہت تنوع کے سامنہ ہر ذوق کی تسلیم کامان کرتی ہیں اور ہر سطح کے پڑھنے والے ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

بڑی سرست کی بات یہ ہے کہ بہت سی اُن لغویات سے اس رسالے کے اور اُن زیادہ تر پاک ہیں، جو حقیقت پندتی کے مخاطب انگریز نام سے معاشرے میں فکری انتشار اور زندگی وہ سنتا کی کے ہیجانات کو عام کرتے ہیں، نیز اپنے تہذیبی اقدار و شعائر سے دُور رہا کہ دوسروں کی تہذیبی علامتی کے لیے نرم چاہ بنا دیتے ہیں۔

خدا کے کہ یہ کوشش ہر لمحات سے کامیاب اور مفید ثابت ہوا!

پاکستان میں دعوت و اصلاح کی حکمت عملی | ازیباب محمد موسیٰ مجھٹو۔ پتہ: سندھ ٹائپنگ ایڈیشن، پورٹ

بکس ۲۵۸ - سیدر آباد - سندھ۔ قیمت: ۱۲/- پاک

اس بھجوٹی سی کتاب میں بڑی اہم بخشیں اٹھائی گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو غور سے پڑھنا چاہیے اور ان پر غور کر کے اپنے کام کی الگھنیوں کو حل کرنا چاہیے۔ مجھے یہ جائز نہیں معلوم ہوتا کہ کسی عین فائد کو چھوڑ کر دوسرے تمام اختلاف کرنے والوں کے سامنے نفرت کی دلیوار کھڑی کہ دنیا جلتے محمد موسیٰ مجھٹو نے اسلام کے لیے دعویٰ کام اور علمی کام اور تربیتی کام کے لئے سوالات صاف سخن سے طریق سے اٹھائے ہیں۔ میں یہاں صرف ایک سوال پر چند الفاظ لکھ رہا ہوں۔ انہوں نے بجا طور پر صحیح گئی احوال کی ایک وجہ بتائی ہے کہ بسا اوقات اقامتِ دین کی جدوجہد کے سامنہ امر بالمعروف و نهى عن المنکر کا تعلق ایک بنیادی فریضت کے طور پر نہیں رہتا، بلکہ یہ دعویٰ کام ایک ضمیم سطح پر چلا جاتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے مگر اسلام کے صحیح تحریکی شعور کا تقاضا ہے کہ اقامتِ دین کی ساری ہمیں درجہ اول کی اہمیت کا یہی کام ہے کہ خدا کو مانتے اور رسولؐؐ کی پیرودی کرنے والے ایسے افراد کی تعداد بڑھائی جائے۔

جو رضا کا لانہ طور پر خود پابند دین ہوئی ۔ اور دوسروں میں دین کو بھیلائیں ۔ یہ تحریک کی جگہیں ہیں ۔ یہ اگر نہ بھیلیں اور نہ مضبوط ہوں تو منہ اور پر کے بھلوں کے دفتر کا منظر دیکھنے کی خواہش عبشت ہے ۔ کتاب کے آخری حصے میں مختلف دینی اکابر سے جو مفید خط و کتابت ایسے مسائل پر مخطوط ساحب نے کہے، وہ درج ہے ۔

مجلہ آئینہ ایام | مولف: حافظ محمد ابو خلیلی کوکوتار ۔ ۱۶۵ سی، ستمیں سٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
پچھلے کا اقبال نمبر (منی شہر) ہے ۔ حافظ صاحب کے اداریہ کے بعد پر و فیسر اسرار احمد سہاری
نے اقبال کے متعلق ۲۳ مقالات شامل کیے ہیں ۔ ایک مضمون مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کا
ہے، ایک مضمون بیانگ سے لیا گیا ہے، حصہ نظم بھی اپنے تنوع کے ساتھ دلچسپ ہے ۔ گوجرانوالہ
سے اس معیار کی ادبی کوشش بہت گراں قدر ہے ۔

پیغمبر اسلام
مصنف: پروفیسر کے، الیس، راما کرشناراؤ ۔ مترجم: میجر دریا بارڈ، عنایت
حضرت محمد ۲ ناشر: مسٹر عنایت اللہ پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین چونیاں ضلع قصور۔
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور زندگی اور مشن کے بارے میں ایک ہندو پروفیسر
کے خیالات ہیں ۔ ان میں کچھ پہلو قابل گرفت بھی ہیں، مگر عبشت کی ضرورت نہیں ۔ ایک بیرونی
ناظر نے جس طرح دیکھا، سننا اور سمجھا اس نے اپنے تاثرات بیان کر دیتے ۔ زیادہ تر تاثرات
مولف نے مغربی اکابر سے لیے ہیں ۔

سب رس
لدیہ: خواجہ حبیبال الدین شاہد ۔ پتہ: ڈی/۳/۱، بلاک بی، تیموریہ کراچی ۹۰۰۰
قیمت فی شمارہ ۔ ۷ روپے ۔ سالانہ ۷۰ روپے ۔

خواجہ حبیبال الدین شاہد ایک خیالی نا ذکر جیسا وجود رکھتے ہیں، اپنی کم جسمانی قوت سے زیادہ
کام لینے کا لمبا تجیر رکھتے ہیں ۔ مصروفیات بہت مگر طبیعت الحیف و نفیس، دماغ کے ایک ایک

خیلے پر قابو، مگر دل کبھی باہر سے نکل جاتا ہے، اردو کا ادبی رسالہ نکالتے ہیں مگر بے قاعدگی سے پاک۔

پہلی پاک و مہند طنز و مزاح کا فرنس ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۸۸ء کو کلچری میں منعقد ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ رکانے والے حالات میں گھر سے ہوتے لوگوں کو "کلام" کے زور سے ہنسایا جائے اور مہنسا سکھایا جائے۔ اس کا فرنس کی کامروائیوں اور اس میں پیش ہونے والے اہم ادب پاروں اور ان کے متعلق فن طنز و مزاح پر کلیدی اور رہنمای تحریریں سب درس نے اپنے اور اق میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور مئی و جون کا مشترک شمارہ خاص نمبر نا دیا گیا، جو اپنے سلسلہ مدنوی کی پہلی کڑی ہے۔ اس نمبر کا منظوم حصہ تو اور ابھی تک پہلی ہے۔

جن ۲۵ نوامبر و حضرات کے مذاہیں سامنے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:ڈاکٹر ثہیں شوکت، مشقوق خواجہ، ناصر اللہ خاں، ڈاکٹر انور سدید، زام لال ناجھوی، سید شیر جعفری، عنایت علی خاں، قمر لاشمی۔ سارے نام اور مذاہیں کی تفصیل عرض کرنے کیلئے اس رسالے میں جگہ نہیں۔

دکھوں اور پیشانیوں میں گھری ہوئی مخلوق سے گذارش ہے کہ خواجہ حمید الدین شاہ دھرم داروں سے قلق و حزن و قحط کی پڑیا ہے و حاصل کیجیے! ورنہ یہ امراض سلطان سے بڑھ کر خطرناک ہیں۔ بہت سی مویں انہی امراض سے ہوتی ہیں، لوگ مسوب کسی ظاہری مردم سے کہ دیتے ہیں۔

ماہنامہ نعمت | بہادرت: راجا رشید مجدد۔ دفتر: ۱۸۔ راحت مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

قیمت فی شمارہ -/- روپے۔ فرستاں -/- روپے۔

اس ماہنامے کے جولائی ۱۹۸۸ء کے شمارے کو مشہور "نعمت قدسی" اور اس کی تفہییوں کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ ع۔ "مرحبا سیدیکی، ملکی العربی" نعمت کی وادی لار و گل میں بعض نعمتیں، بعض شعر اور بعض مصروع ایسے سنگ میل بن گئے ہیں کہ ان کا دوسرا شیل نہیں۔ انہی میں سے قدسی کی مشاہدی نعمت کا شمارہ ہے۔

قدسی حاجی محمد حان کا تخلص اور "مشہدی" نسبت ہے۔ وہ ۱۰۳۷ھ میں ہندوستان میں آئے۔

ابو عبد اللہ حاکم گجرات کے دربار میں ہے۔ قصائد پڑھ کر انعام حاصل کرتے رہے۔ ایک قصیدے سے یہ
انہیں سونے سے تلووا کہ دیکھ من ۸ اسیر، انعام دیا گیا۔

مختلف بحثوں سے قطع نظر، ان کی شان میں خلام قادر گرامی نے یوں خلاج عقیدت پیش کیا:

ابن مریم علیہ السلام کے اسمہ احمد گفت گفتم عجمی، گفت کرنے نے عربی
فاکن مردہ، مصری از خودی برخواہ! مکن، مدین، ماشی و مطلبی

ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی نے لکھا کہ ”اس میں ایک مجموعے مجاہلے موصوم سے انسان کی سی
садگی کے ساتھ حصوں کی چند صفات کا ذکر کر کے اپنے عاصی ہونے کا اقرار کیا ہے اور حصوں سے
شفاعت کی انتباہ کی ہے۔“

مرزا غائب، امام بخش صہبائی، میر مہدی مجروح، مومن خاں موسیٰ، جبیل بنیانی اور بہادر شاہ
خلق عجیبے اساتذہ سے یہ کہ عبدالعزیز خالد اور مضطرب سہار پوری تک ۹۱ شعر اکیاضمینین درج
نعت فرسی، شامل اشاعت ہیں۔

خر کی خواتین سے چند بے لاغ باتیں | از شبیراً محدث قدوسي - ناشر: ادارہ صدائے سحر بملکور
پورا پتہ: ادارہ صدائے سحر، ۵۲- قاضی سطیحی، لبون گلڑی، بملکور۔ کرناٹک (انڈیا)
بہت متاثر کن پیغام ہے سخواتین کے ان تمام احوال کا جائزہ لیا گیا ہے جن کو وہ خر کی سلامی
کی خدمت کی راہ میں سکا وہ سمجھتی ہیں۔ خواتین میں دین کی مشوثر و متحک خدمت کے لیے جذبے کا جو کمی
ہے اس کا تجزیہ کرتے ہوتے مولف نے دلوں میں اکس اہم بیٹ پیدا کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ پھر اس میشے
کو سمجھی لیا ہے کہ فالدین تو خر کی سرگرمیوں سے منفعن ہوتے ہیں اور جوان اولادی الٹی سیدھی را ہوں
پہ چل لکھتی ہیں معاوہ ازیں عورتوں میں دُنیا پرستی اور تعلقات میں دنیویت کا خاص طور پر مسئلہ
مٹھا یا گیا۔ اپسے جائز احوال کے ساتھ عورتوں کو دعوت دی گئی ہے اور ان سے اپیل کی گئی ہے کہ
دین کا کام کریں۔

حدود اللہ کا نفاذ | اذ جناب پروفیسر سید محمد سعید - ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیقی، تنظیم اسماء پاکستان
 ۸۔ لےے ذیلدار بارک، اچھرہ، لاہور۔ صفحات: ۳۲ - رنگین طائفیں قیمت: /۵ روپے
 اور دیسے ہوئے عنوان کے ساتھ یہ اضافہ کر لیجئے: "شرف الناسیت کا تحفظ ہے" - نفاذ
 شرایحیت کی تحریک ملک میں موجود ہے۔ اس موقع پر سید صاحب نے اپنے اس پیغام میں یہ واضح
 کیا ہے کہ فرد خلیفۃ اللہ ہے اور خاتم اور مصطفیٰ اس کی صلاحیتوں کے نشوونما کے لیے میران فراہم
 کرتے ہیں۔ ریاست ایک طرف فرد کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے، دوسری طرف معاشرے کو نظم
 کا پابند بنا لیتا ہے۔ فرد کے تحفظ اور افراد اور اجتماعیت میں توازن و عدل قائم رکھنے کے لیے
 جو حدود اللہ مقرر کی گئی ہیں، ان کی تلقیم سید صاحب نے یوں کی ہے: ۱۔ انسانی وجود کے خلاف جرم
 ۲۔ انسانی شعور کے خلاف جرم۔ ۳۔ افزائش نسل کے خلاف جرم۔ ۴۔ حرمتِ خاندان
 کے خلاف جرم۔ ۵۔ معاشرہ کے خلاف جرم۔ ۶۔ ریاست کے خلاف جرم۔ ۷۔ نظامِ حیات
 کے خلاف جرم۔ اس تحریک کی وجہ سے مضمون ایک مفید اور دلچسپ فلاسفی بن گیا ہے۔

اسلامی تجارت کے مؤلف: مولانا محمد یوسف قریشی - ناشر: مؤتمرون المصطفیین، جامعہ اشرفیہ
 چند بیاناتی خدودخال پشاور۔ صفحات: ۹۰، قیمت: /۵ روپے

ہماری فقہ میں کتاب البیوع (اور چند دیگر فصول)، کے عنوان سے ایسے ہفت سے مسائل و
 احکام مدون کیے گئے ہیں کہ آدمی جان سکتا ہے کہ کتاب و سنت کی پابندی میں زندگی گزارنے
 کے لیے کن حدود میں رہنا ضروری ہے۔ آج جو خیانت، ملاوٹ، اسکنگ، ذپیہ اندوزی،
 گروں فروشی، سُوڈخواری وغیرہ مفسدات ہماری تجارت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے
 کہ اپنے دین کے احکام و فہایت کو بھول بیٹھے ہیں۔

مولانا کے کام پر بحث و تحریک کرنے تدوین جیسے عامیوں کا منصب نہیں۔ ہم تو عملائے دین
 کی محتسبوں کے خوبصورت چیز ہیں۔

امید ہے کہ یہ مختصر رسالت تاجریوں اور عام لوگوں کے لیے مفید رہے گا۔